كلمة الحرمين

رئیس التحریر کے قلم سے

اتمامِ نعمت

اسلام، سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، آدمؑ و خاتمؐ کے درمیان کتنے ہزار یا کتنے کروڑ سال کا عرصہ حائل ہے، اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ اسلام وہ ضابطۂ حیات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے پسند فرمایا اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعے ان کی ہدایت کیلئے اتارا۔ یہ اس کا انعام ہے کہ اس نے انسان کو زندگی گزارنے کا طریقہ خود سکھایا۔ ہزار ہا ادوار اس کائناتِ رنگ و بو میں گزرے اور ہر دور میں یہ آسمانی ہدایت موجود رہی تا آنکہ حق تعالیٰ نے چاہا کہ ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ساری ہدایت یکبارگی بھیج کر اپنے بندوں کو قیامت تک کیلئے صراطِ مستقیم دکھا کر...... ان پر اپنے فضل و کرم کی تکمیل کردے۔ چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿**الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً**﴾[المائدۃ:۳] ترجمہ: ''آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت کا اتمام کردیا اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا''۔

یہ بے مثال شرف ہمارے پیارے حبیب ﷺ کے حصے میں آیا کہ آپؐ اس دنیا میں آخری ہادی بن کر آئے اور آپؐ کی تعلیمات واسوۂ حسنہ قیامت تک کے انسانوں کیلئے رول ماڈل بنادیا گیا۔ یہ اتمامِ نعمت اللہ نے کیا ہے۔ اس میں کسی کمی کا گمان رکھنا بھی ﴿**واتممت علیکم نعمتی**﴾ کا بطلان ہے۔ اس لئے اہلِ ایمان اس کی حقانیت پر ایمان کامل رکھتے ہیں۔ یہ ایمان اولاً اس اعلانِ الٰہیہ پر اس لئے ہے کہ کلام الٰہیہ لاریب ہے اور ثانیاً اس لئے ہے کہ آج تک کسی مسلمان کی انفرادی، اجتماعی، جلی یا خفی زندگی میں کوئی ایسا مقام نہیں آیا، یا کوئی مسئلہ ایسا نہیں آیا اور نہ آئے گا جہاں اللہ کا قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان اس کی رہنمائی کیلئے موجود نہ ہو۔ یہ خود میرا اور میری طرح کروڑوں اسلاف کا ذاتی تجربہ ہے اور ہمارے اخلاف کا بھی یقیناً یہی مشاہدہ و تجربہ ہوگا کیونکہ وہ بھی ﴿**واتممت علیکم نعمتی**﴾ کے مخاطب ہیں۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر اپنا احسان فرمایا ہے اور جملہ اہل ایمان اس احسان پر شکر بجالاتے ہیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے یا خود نبی ﷺ نے اس شکر کی بجا آوری کا کوئی الگ حکم یا طریقہ بتایا ہے جس پر اصحاب نبیؐ نے عمل کیا ہو؟ اس کا جواب ہے، نہیں! تو پھر اس سے اگلا سوال یہ ہے کہ کیا یہاں آکر ہدایتِ الٰہیہ نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے؟ نہیں! جب نہیں چھوڑا تو یہ شکر ادا کرنے کی ہدایت کہاں ہے؟

ہم نے پوری اسلامی زندگی کا نمونہ جو آنحضور ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ نے پیش کیا ہے، پوری شرح و بسط کے ساتھ دیکھا ہے۔ اس تیئیس سالہ دورِ مسعود کے تمام واقعات کا ریکارڈ ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس عرصہ میں حضور

ﷺ کی ولادت کا دن تیس بار آیا۔ آپؐ کے جانثار اور آپؐ سے اپنی جانوں سے زیادہ محبت کرنے والے وفا شعار صحابہ کرامؓ نے کوئی جلوس نہ نکالا۔ حلوے پکائے، نہ کھائے۔ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی شریف میں چراغاں بھی کوئی نہیں کیا۔ یہاں سے پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت یا بعثت کی سالگرہ منانے کا کوئی حکم یا طریقہ انہیں نہیں بتایا گیا تھا۔ یعنی یہ دن منانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ دیکھیں نا، عید الفطر اور عید الاضحیٰ اسلام کے دو شعائر ہیں تو ان کے منانے کے آداب اور طریقے حضور ﷺ نے خود بتائے اور صحابہؓ نے اس کے مطابق یہ تہوار منائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں اور بس...... یہ دین ہے، دین مکمل ہے۔ اب ہمیں تمہیں کس نے اختیار دیا ہے کہ تین عیدیں مقرر کرلیں۔ کیا تیسری عید دین میں اضافہ نہیں؟ بدعت کی تعریف جو آپ کریں، ہمیں منظور ہے۔ اس تعریف کی روشنی میں تیسری عید کو اس دین میں شامل کر کے دکھادیں جو ﴿**الیوم اکملت لکم دینکم**﴾ کے تحت مکمل ہوگیا ہے۔ حضور ﷺ نے ہمیں دین کامل دیا۔ اس میں میلاد النبی کے جلوس، ختم، حلوے مانڈے، گلیوں بازاروں کا گشت، عمارتوں، گھروں، مسجدوں، مزاروں، بازاروں کی تزئین و تنویر کی سنت نہ تھی۔ یہ اضافہ اگر دین ہے تو یہ ماننا پڑے گا کہ دین کی تکمیل کا آسمانی اعلان، جو جزو قرآن ہے، العیاذ باللہ، غلط ہے اور یہ اعلان یقیناً برحق ہے تو پھر یہ سب کچھ جزو دین نہیں ہے۔ اب آپ خود ہی یہ فیصلہ کرلیں کہ یہ بدعت ہے یا نہیں؟

حضور ﷺ کی بعثت مؤمنین پر اللہ کا یقیناً احسان عظیم ہے اور ہم پابند ہیں کہ دیگر انعامات کی طرح اس احسانِ الٰہیہ پر شکر ادا کریں۔ اس شکر کی بجا آوری کا طریقہ بھی ہمیں بتا دیا گیا ہے اور وہ طریقہ وہی ہے جو ہماری عبودیت کا ہمہ گیر عمل ہے۔ یعنی: ﴿**یا أیها الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافة، ولا تتبعوا خطوات الشیطان...........الخ**﴾ [البقرة: ۲۰۸] ترجمہ: "اے ایمان لانے والے لوگو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہوجاؤ، اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو"۔

جب ہم رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں تو دراصل اللہ تعالیٰ کا شکر ہی بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ بہترین شکر الحمد للہ ہے، اور ہم الحمد للہ اس کا اعلان اور اقرار کرتے ہیں کہ ہمیں حضور ﷺ کا امتی بنایا گیا ہے۔ اس شکر کی بجا آوری میں ہمیں کسی ایسے اضافی عمل یا تقریب کی حاجت نہیں ہے جو دین میں مقرر نہیں کیا گیا۔ ہمیں نہایت سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ پورے کے پورے دین میں داخل ہوجائیں اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ دین سے جو قدم بھی باہر پڑا، وہ شیطان کا قدم ہوگا۔ شیطان بدعت کے چہرے پر نیکی کا "میک اپ" کر کے پیش کرتا ہے اور یہ دلفریب "میک اپ" لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ بدکاروں پر وہ کھلا، وار کرتا ہے کیونکہ وہ تو پہلے سے ہی بدی کے راستے کے مسافر ہوتے ہیں مگر نیکوکاروں پر کھلا، وار نہیں چلتا اس لئے وہ ان کے سامنے نیکی کے نام پر بدعت کے آراستہ چہرے پیش کر کے ان کے سرمایۂ عمل کو برباد کرتا ہے۔ اہل ایمان اپنے خلاف اس سازش کو ضرور سمجھیں۔ **وما علینا الا البلاغ**